OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

دورِ حاضر میں جھوٹ کی مروجہ صورتیں اور قرآن وسنت کی روشنی میں ان کا تدارک
Prevalent forms of Lying in the Present Age and Their Solution in the light of Quran and Sunnah

Dr. Muhammad Zahid Ullah
Assistant Professor, Islamic Studies, Karnal Sher Khan Cadet College Ismaila, Swabi
Dr. Muhammad Rafiq
Assistant Professor, Department of Seerat, AIOU, Islamabad

Abstract
Islam is a complete code of life. Islam has completely guided humanity in both worldly and religious affairs. All the principles of life have been defined in the Quran and Hadith; therefore, it has been allowed to do those things that lead to the welfare and success of the human being and the society, and it has been forbidden to do those things that cause destruction in the society and mischief arises. One of these things is lying. Lying is not only prohibited in the Qur'an and Hadith. Rather, the bad effects of lies on human society have also been described, how much loss is caused to the person himself and then to other human beings due to one lie. But despite this, many Muslims commit lies on such occasions, which they do not consider to be sins, so how can such acts lead to repentance. Therefore, in this paper, these cases of telling lies which have become common in the society nowadays are described so that a Muslim can save himself from these sins.

CC BY

Keywords: Prevalent forms, Lying, Present Age, Quran and Sunnah, Solution

تمہید

اللہ تعالی نے انسانیت کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے انبیاء کرام کا ایک طویل سلسلہ قائم فرمایا اور اس طویل سلسلے کو پیارے نبی ﷺ پر اختتام فرما کر نبوت کے دروازے کو قیامت تک کے لئے بند کر دیا۔ انبیاء کے مبعوث کرنے کے بہت سارے مقاصد بیان کئے گئے ہیں لیکن سب سے بنیادی مقصد وہ اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلانا اور اللہ کو اپنا رب اور خالق ومالک ماننا ہے۔ اس عظیم کام کے انجام دہی کے لئے اللہ نے ایسے عظیم ہستیوں کو اس عظیم اور حساس کام کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا جس میں ہر نبی کو اللہ تعالی نے خصوصی صفات اور کمالات سے نوازا تھا لیکن بہت سارے صفات اور کمالات میں ان کے مابین یکسانیت بھی رہی ہے۔ انبیاء کرام کے علاوہ ان تمام صفات کا ایک انسان کے اندر ہونا بھی لازمی امر ہے۔ ان صفات میں سے ایک سچائی اور دیانت داری ہے۔ اس لئے تمام انبیاء کرام اس صفت میں اعلی مقام اور رتبے پر فائز تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کو سچائی اور دیانت داری کی بنیاد پر نبوت سے پہلے ہی اہل مکہ کی طرف سے صادق اور امین کالقب دیا گیا تھا۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسا صفت ہے جس کا تعلق انسان کی فطرت سے بھی ہے اس لئے بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو جھوٹ سے فطری طور پر نفرت ہوتی ہے اور ان کی طبعیت و مزاج ہی سچائی اور دیانت داری کے خلاف امور کو قبول نہیں کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے بچپن ہی سے ایسی صفات اور کمالات سے نوازا تھا جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ نبوت ملنے کے بعد آپ نے اپنی امت کی اصلاح اور خیر خواہی کے لئے دن رات ہر ممکن طریقے سے کوشش فرمائی۔ اللہ نے آپ ﷺ کی زندگی اور حیات مبارکہ کو پوری انسانیت کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا تاکہ آپ کی امت آپ کی اتباع میں آپ ہی کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ قائم کر سکے۔ اور اسی میں ان کے لئے نجات کی صورتوں کو مضمر فرمادیا۔ سچائی اور دیانت داری ایک ایسی صفت ہے جس بندے میں بھی سچائی اعلی پیمانے پر ہو تو اس کے دشمن بھی ان کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ قریش کے وہ افراد جنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا لیکن وہ آپ ﷺ کی ان تمام خوبیوں کے صدق دل سے معترف تھے۔ اس لئے جھوٹ سے پرہیز کرنا اور سچائی کو اختیار کرنا ایک عظیم صفت ہے جس کے بارے میں قرآن کریم اور سنت مبارکہ میں بہت ہی وضاحت کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے کئی احادیث میں جھوٹ کی نہ صرف مذمت فرمائی ہے بلکہ جھوٹ کے دنیاوی اور اخروی نقصانات اور وبال کو کھل کر بیان فرمایا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ کی امت نے سچائی کو اپنانے کی بجائے جھوٹ بولنے کو ترجیح دی ہے بلکہ جھوٹ بولنے کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں اور جھوٹ بولنے اور جھوٹا عمل کرنے کے لئے نت نئے طریقوں کو اپنانے میں مصروف ہیں اور وہ ان حالات میں جھوٹ کو جھوٹ سمجھتے ہی نہیں تو پھر جھوٹ سے بچنے کی کوشش کیسے کریں گے۔ مزید یہ کہ ہر بندہ دوسروں کی جھوٹ کو برا اور ناقابل معافی جرم تصور کرتا ہے لیکن خود جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا بلکہ ہر ہر بات اور عمل میں جھوٹ واضح طور پر نظر آتا ہے۔

دور حاضر میں ایک اسلامی معاشرے میں جھوٹ بولنے کی ایسی صورتیں سامنے آرہی ہیں جس کا انسان سے پہلے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔ سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا اور الیکٹرانک اشیاء نے تو جھوٹ کو معاشرے میں ایسا عام کر دیا

ہے کہ عام انسانوں کو یہ محسوس تک نہیں ہوتا کہ وہ جھوٹ بھی بول رہا ہے باوجود اس کے ہر شخص جھوٹ کو کبیرہ گناہ بھی سمجھتا ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ان امور کی نشاندہی کی جائے اور ان صورتوں کو آشکارہ کیا جائے جن صورتوں میں ہم کھلی طور پر جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن ہم ان کو جھوٹ نہ تو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ جبکہ قرآن وحدیث میں جھوٹ بولنے کے وبال اور نقصانات میں جب غور کرتے ہیں تو انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کیسے جھوٹ بولے گا اور جھوٹ کو دوسرے انداز میں پیش کرے گا۔ دور حاضر میں اگر غور کیا جائے تو بہت سارے لوگ جھوٹ بولنے کو اپنی عقل مندی اور دانشوری سمجھتے ہیں اور کبھی ان کو اعلی قسم کی مفاہمت اور فراست بھی سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے انسانوں کو بے وقوف بنانے کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں قرآن وسنت کو سامنے رکھیں اور آپ ﷺ کی عملی زندگی کو اپنانے کی کوشش کریں۔

جھوٹ کا مفہوم اور حقیقت

جھوٹ اور دروغ گوئی سے مراد کسی فرد یا کسی گروہ کا کسی دوسرے شخص کے بارے میں قصدا اور جان بوجھ کر حقیقت کے خلاف بات کرنا یا حقیقت کے برخلاف معاملہ کرنا ہے۔ اسی طرح کسی شخص کے بارے میں ایسی بات یا ایسا فعل نقل کرنا جو اس شخص نے نہ کیا ہو۔ دراصل جھوٹ بولنے کے پس پردہ اس شخص یا گروہ کا مقصد مخالف کو کوئی نقصان پہنچانا اور اپنا کوئی فائدہ لینا ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں جھوٹ سے انتہائی نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ ایک مکمل اور پائیدار معاشرے کو بھی نیست ونابود کر دیتا ہے۔ اس لئے دین اسلام میں اس کو گناہ کبیرہ میں سے شمار کیا گیا ہے۔ جس پر سخت سے سخت وعیدیں بھی بیان فرمائی ہے۔ بلکہ بعض روایات میں تمام گناہوں اور برائیوں کی چابی تک قرار دیا گیا ہے۔ اہل علم نے اس قدر بڑے گناہ ہونے کی وجہ سے اپنی کتابوں میں الگ الگ ابواب قائم فرما کر اس گناہ کی حرام ہونے اور دنیا اور آخرت میں وبال ہونے کو بیان کیا ہے۔ جھوٹ بولنے والے پر معاشرے میں اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ ہر طرف ان کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں غور وفکر کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جھوٹ بہت سارے مواقع میں بولا جاتا ہے لیکن بعض مواقع پر جھوٹ کو جھوٹ ہی تصور نہیں کیا جاتا بلکہ ان مواقع پر جھوٹ ایک فطری فعل بن گیا ہے۔ جو نہ چاہتے ہوئے بھی سرزد ہوتا رہتا ہے۔ جیسے ہم روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ بول کر کہہ دیتے ہیں کہ میں تو مذاق کر رہا تھا یا میری نیت تو جھوٹ بولنے کی نیت نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے مذاق میں بھی داروغ گوئی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابو داؤد کی روایت ہے فرمایا:

"جو شخص دوسرے لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے تو اس کے لئے افسوس ہے، تباہی ہے بربادی ہے"[1]

اس قدر وبال ہونے کے باوجود آج کل موبائل فون نے تو جھوٹ کو بہت ہی عام کر دیا ہے۔ کسی کی کال آرہی ہوتی ہے قصدا اٹھاتے نہیں ہیں بعد میں کہہ دیتے ہیں کہ موبائل چارج میں رکھا ہوا تھا مجھے پتہ ہی نہیں چلا، یا میں سو رہا تھا اور اسی طرح کبھی کہہ دیتے ہیں کہ موبائل سائلنٹ موڈ میں تھا اس وجہ سے میں آپ کی کال پیک نہ کر سکا تو ایک کال نہ اُٹھانے

کی وجہ سے بعد میں کئی جھوٹ بولنا گوارا کر دیتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ایک جھوٹ کا وبال کتنا ہے اور مجھے ایک جھوٹ کی وجہ سے قرآن وسنت کی نافرمانی کرنی پڑتی ہے۔

جھوٹ کی ممانعت قرآن کریم کی روشنی میں

قرآن کریم میں اللہ نے جھوٹ ترک کرنے اور سچائی کا ساتھ دینے اور جھوٹے انسان کی ہدایت سے دور رہنے جیسے الفاظ سے جھوٹ بولنے سے منع فرمایاہے۔ قرآن کریم کی مختلف آیات مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹ بڑی بڑی گناہوں کی جڑ ہے اور یہی جھوٹ انسان کو فسق وفجور کی طرف لے جاتا ہے یہاں تک کہ انسان اس جھوٹ کی کثرت کی وجہ سے اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ جھوٹ سے متعلق چند آیات مبارکہ کے ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے جس سے جھوٹ کی ممانعت اور اس کا وبال بھی واضح ہو جائے گا۔ چنانچہ ایک آیت میں فرمایا:" اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ "[2] بے شک اللہ جھوٹے اور احسان نہ ماننے والے کو ہدایت نہیں کرتا۔اس آیت میں اگر غور وفکر کیا جائے تو کتنی بڑا وبال اور سزا بتائی ہے کہ جھوٹے انسان کو اللہ ہدایت جیسی نعمت سے بھی محروم کر دیتاہے۔ دنیامیں اس سے بڑا خسارہ کیاہو سکتاہے جس کو ہدایت نہ ملے اور گمراہی کے راستے پر چلے۔ایک اور آیت میں جھوٹ کو بتوں کی پوجا کرنے والے ساتھ ذکر کیاہے۔"فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ"[3] فرمایا کہ بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ اس آیت میں کتنی بڑی وعید سنائی ہے کہ جھوٹ بولنا گویابتوں کی پوجا کرنا جیسا ہے اللہ تعالی کے طرز کلام سے یہی معلوم ہو رہاہے کہ جھوٹ بولنا اور بت پرستی دونوں برابر ہیں۔ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے بعد آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینے کا گناہ اتنا ہی ہے جتنا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، آپ نے پھر سورۃ حج کی یہی آیت تین بار دہرائی کہ بت پرستی کی پلیدی اور جھوٹی بات بولنے سے بچتے رہو۔ اللہ نے یہاں پر دونوں کے لئے لفظ 'اجتنبوا' کا استعمال فرمایا جس سے اسی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ جھوٹ بولنا بھی اللہ کے ہاں بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔

ایک اور آیت میں فرمایا:"یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ"[4] اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور صادقین کے ساتھ رہا کرو۔ اس آیت میں اللہ نے جھوٹ کے مقابلے میں سچ بولنے اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیاہے۔ اس لئے تقوی اختیار کرنے کے ساتھ جھوٹ سے بچنا اور سچ بولنا ہی حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ کیونکہ جھوٹ دوسرے الفاظ میں غلط بیانی کو کہتے ہیں اس لئے یہ انتہائی قبیح اور بری صفت ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں جھوٹا شخص انتہائی مبغوص انسانوں میں سے ایک ہے۔ دینی اصطلاحات میں استعمال ہونے والے الفاظ میں اگر غور کیا جائے تو اس میں انتہائی سخت لفظ "لعنت" کے ہیں۔ لعنت کے معنی رحمت خداوندی سے دوری اور محرومی کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ شیطان اور اور اس کے متبعین جیسے یہود، نصاری، مشرکین اور منافقین کے لئے استعمال کیا گیاہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہی لفظ مؤمنین کے لئے بھی استعمال ہوا ہے لیکن وہ صرف ایک ہی صفت قبیحہ کی وجہ سے اور وہ جھوٹ بولنا ہے۔ چنانچہ جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو، اس پر خدا کی لعنت کی جائے۔ مباہلہ کے موقع پر یہ فرمایا گیا کہ دونوں فریق خدائے تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ جو ہم میں جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

فرمایا:"ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ"[5] یعنی جب وہ آپس میں مباہلہ کریں تو اس وقت یہ بھی کہیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ دراصل میاں بیوی کے مابین جب ایک دوسرے پر الزام لگانے کے بعد جب وہ لعان کریں گے اور شوہر کے پاس اس کا کوئی گواہ نہ ہو تو اس کو چار دفعہ اپنی سچائی کی قسم کھانے کے بعد پانچویں دفعہ کہے گا:"انَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ"[6] اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ ایسی بڑی لعنت ہے کہ جو اس کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافروں اور منافقوں کی طرح بددعا کا مستحق ہوتا ہے۔ حالانکہ بددعا کتنی بڑی چیز ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب اللہ تعالیٰ خود ہی بددعا کرنے کا کہہ رہے ہوں تو پھر اس کی قباحت اور عظیم ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں جھوٹ سے پرہیز کریں اور جھوٹوں کی صحبت سے اجتناب کیا کریں۔ کیونکہ انسان کے اوپر ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ نے بھی صادقین کے ساتھ ہونے کو بیان کیا ہے کہ سچ کہنے والوں کی صحبت اختیار کیا کرو۔

جھوٹ کی ممانعت احادیث کی روشنی میں

جھوٹ ایک ایسی لعنت ہے جب کوئی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو وہ ہر ہر بات اور عمل میں جھوٹ ہی بولتا ہے یہاں تک کہ معاشرے میں انسانوں کے ہاں وہ ایک جھوٹا اور مکار شخص کی طور پر پہچانا جاتا ہے اور ان کی کسی بات پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ کبھی سچ بھی بولے تب بھی ان کی بات کو جھوٹ پر محمول کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قسم نھی کھالے تب بھی ان کی بات اور قسم کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں جھوٹ بولنے والے شخص کو منافقین میں سے شمار کیا گیا ہے بلکہ منافق کی اقسام میں جھوٹ بدترین اور سخت ترین قسم ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ"[7] اس حدیث میں منافق کی تین نشانیاں ذکر کی ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو سب سے پہلی نشانی جھوٹ بولنے کو بیان کیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ ان تینوں اقسام میں سب سے سخت اور شدید ترین ہے اس لئے مقدم فرمایا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ باقی دو اقسام گناہ کے اعتبار سے بہت کم ہیں۔ ایک اور روایت میں:"اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ"[8] اس روایت میں جھوٹ کی نحوست کو بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی ایک مرتبہ جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کے فرشتے ان کی بدبو سے ایک میل کے فاصلے تک دور ہو جاتے ہیں مطلب یہ کہ ایک میل تک ان کو اس جھوٹ کی بدبو محسوس ہوتی ہے لیکن یہی انسان روزانہ کے معمولات میں جھوٹ پے جھوٹ بولتا ہے لیکن ان کو احساس تک نہیں ہوتا کہ میں اس قدر بڑا جرم کر رہا ہوں کہ رحمت کے فرشتے بھی میرے قریب نہیں آتے۔ جب رحمت کے فرشتے قریب نہیں ہونگے تو لازمی بات ہے کہ پھر تو شیاطین ہی ان کے پاس رہیں گے جن کی شر سے وہ محفوظ نہیں ہو پائے گے۔ اگر غور کیا جائے تو ایک بار جب انسان جھوٹ بول دیتا ہے تو اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے کا جو تصور ہے وہ یہی ہے کہ اس وقت اس کے پاس شیاطین ہی ہوتے ہیں جو ان کو بار بار جھوٹ بولنے کی طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں اور وہ جھوٹ در جھوٹ بول رہا ہوتا ہے۔ اس روایت سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اعمال کی بھی ایک قسم سے خوشبو اور بدبو ہوتی ہے اگر اچھے اعمال ہوں تو اس کی خوشبو ہو گی لیکن اگر اعمال برے ہوں جیسے جھوٹ بولنا تو اس کی پھر بدبو ہوتی ہے جس کو انسان تو محسوس نہیں کرتا لیکن اللہ کی مخلوقات میں سے فرشتے اس کو نہ صرف محسوس کرتے ہیں بلکہ وہ بدبو سے

دور ہو کر چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ جسمانی امراض کی بعض اوقات بدبو ہوتی ہے اسی طرح روحانی امراض کی بھی ایک قسم سے بدبو کا ہونا بھی ثابت ہے۔

ایک روایت میں اللہ کے رسول نے اس بات کی تو نفی فرمائی ہے کہ ایک مؤمن بزدل تو ہو سکتا ہے لیکن وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا ہے جیسا کہ شعب الایمان میں امام بیہقیؒ نے روایت نقل کی ہے:"عن صفوان بن سليم أَنَّهُ قَالَ : " قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا ؟ فَقَالَ: (نَعَمْ) ، فَقِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ فَقَالَ: (نَعَمْ) ، فَقِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا ؟ فَقَالَ: (لَا)."[9] صفوان بن سلیم روایت کرتے ہیں: رسول اللہ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہو سکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا، کیا مومن بخیل بھی ہو سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہو سکتا ہے! پھر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کیا مومن آدمی جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس روایت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص میں ایمان اور جھوٹ جمع نہیں ہو سکتے ہیں گویا یہ دونوں آپس میں تضاد رکھتی ہیں اور ان دونوں کا ایک جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ جیسا کہ کفر اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس کی تائید ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے:"لَا يَجْتَمِعُ الْكُفْرُ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ امْرَأٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَالْكِذْبُ جَمِيْعًا وَلَا تَجْتَمِعُ الْخِيَانَةُ وَالْاَمَانَةُ جَمِيْعًا."۔[10] اس روایت میں صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جیسا کہ ایمان اور کفر کا ایک جگہ جمع ہونا ناممکن ہے اسی طرح سچ اور جھوٹ کا اور امانت وخیانت بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے ہیں اگر سچ ہے تو وہاں پر جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت اسلامی معاشروں میں بھی جھوٹ نے ایک وبا کی شکل اختیار کی ہے جس کی رک تھام کے لئے کوئی عملی طور کسی قسم کے اقدامات نہیں اُٹھائے جاتے ہیں۔ آج کل گھروں میں چھوٹے بچوں کو بہلانے کے لئے اور ان کو خاموش کرنے کے لئے بھی جھوٹ بولنا کا تصور عام ہو چکا ہے۔ جبکہ اسلام میں اس قسم کی جھوٹ بولنے کو بھی منع فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں صحابی رسول عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں:"دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ لَهَ تَعَالَ اَعْطِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيَهٗ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْلَمْ تُعْطِهٖ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ"۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے اسی اثناء میں میری ماں نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں نے آپ کو کچھ دینا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس بچے کو کسی چیز کے دینے کا ارادہ کیا ہے؟ اس پر میری ماں بولی جی ہاں میں نے اس کو کھجور دینے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! اگر آپ اس کو اس وقت کچھ نہ دیتی تو آپ کے ذمے ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔[11] معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ جھوٹ بولنا بھی ممنوع اور گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کے ہاں چلے جاتے ہیں تو وہاں پر کھانے یا پینے کا پوچھا جاتے ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے بھوک نہیں یا کھانے پینے کی کوئی اشتہا اور چاہت نہیں تو فرمایا یہ بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے ایک صحابیہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:"يَارَسُوْلَ اللهِ اِنْ قَالَتْ اِحْدَانَا لِشَيْءٍ تَشْتَهِيْهِ لَا اَشْتَهِيْهِ يُعَدُّ ذَالِكَ كَذِبًا قَالَ اِنَّ الْكَذِبَ يُكْتَبُ كَذِبًا حَتّٰى تُكْتَبَ الْكُذَيْبَةُ كُذَيْبَةً"۔[12] فرمایا کہ اگر ہم میں سے کوئی کسی وقت کسی چیز کی آرزو رکھے لیکن پھر وہ کہہ دے کہ مجھے اس چیز کی خواہش نہیں ہے تو کیا یہ بھی

جھوٹ میں شمار ہو گا آپ نے فرمایا: ہر جھوٹ جھوٹ ہوتا ہے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح مذاق میں بھی اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے تو وہ بھی گناہ کے دائرے میں آتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں فرمایا: "وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَکْذِبُ ، وَيْلٌ لَهُ ، وَيْلٌ لَهُ"۔[13] اس روایت سے اس غلط فہمی کا بھی ازالہ ہو گیا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ہنسی مذاق میں اگر جھوٹ بولا جائے تو وہ جھوٹ کے زمرے میں نہیں آتا اور اس کی وجہ سے گناہ نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بعض لوگوں کا جھوٹے لطیفے سنانا اور مذاق کرنا بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے جس سے بچنا لازمی ہے۔ کیونکہ مذاق میں جھوٹ بولنے کا اتنا گناہ ہے جتنا سنجیدگی میں جھوٹ بولنے کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا: کہ اس کے لئے ہلاکت ہے ہلاکت ہے۔ خلاصۃ یہ کہ ہمیں ہر کلام و گفتگو میں سچ بولنے کی عادت اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور ایک شخص ہمیشہ سچ بولتا اور سچ ہی کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نہایت سچ بولنے والا آدمی ہے۔ اسی طرح جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم تک پہنچا دیتا ہے۔ اور ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ ہی کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا: "عَلَيْکُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا ، وَإِيَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَإِنَّ الْکَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْکَذِبَ حَتّٰى يُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا"۔[14]

دور حاضر میں جھوٹ کی مروجہ صورتیں

دور حاضر میں اگر معاشرے کی بدحالی اور بد اعتمادی کے مسائل پر غور کیا جائے تو اس میں اہم مسئلہ جھوٹ پر مبنی امور کی کثرت ہے۔ بعض ایسے امور ہیں جن کے کرتے وقت ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ میں ہم اس معاملے میں اتنے بڑے گناہ کے مرتکب بھی ہو رہے ہیں چنانچہ وہ امور ایسے بھی نہیں کہ ہم سے غلطی اور سہوا سرزد ہو جاتے ہوں بلکہ عمدا اور قصدا اس کو سرانجام دینے میں کوئی جھجک تک محسوس نہیں ہوتا۔ جن میں بعض درج ذیل ہیں:

1- تجربے اور میڈیکل وغیرہ کا جھوٹا سرٹیفیکیٹ بنوانا

آج کل ہم اس بات کا کثرت سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری اداروں میں نوکری کے لئے معمولی سے پیسوں سے تجربے اور اسی طرح میڈکل وغیرہ کا سرٹیفیکیٹ بنوا لیتے ہیں جس سے یہ باور کراتے ہیں کہ میں اس کام کی پوری اہلیت اور تجربہ رکھتا ہوں میرے پاس اس کام کی سرٹیفیکیٹ بھی ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک بڑا جھوٹ ہے اور ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کرنا ہے۔ اسی طرح اداروں سے چھٹیاں کرنے کے بعد پھر کسی ڈاکٹر سے میڈیکل رپورٹ بنوا کر اپنے آپ کو بیمار پیش کر دیتے ہیں تاکہ ادارے کی طرف سے چھٹی کا مسئلہ نہ ہو۔ اسی طرح ادارے سے میڈیکل کے نام پر پیسے بھی وصول کر لیتے ہیں حالانکہ یہ معاشرے کے لئے ایک ایسا ناسور بن گیا ہے کہ ہر پڑھا لکھا اور دیندار افراد بھی اس میں مبتلا ہیں۔ جبکہ بعض افراد اس جھوٹے سرٹیفیکیٹ بنوانے کا ذکر بھی بعد میں اس انداز میں کرتے ہیں جیسے یہ کوئی معمولی بات ہو اور اس کے جواز میں کوئی شبہ نہ ہو، حالاں کہ اِس کا جھوٹ ہونا مسلّمات میں سے ہے۔ لہذا مسلمانوں کو اِس طرح کے فراڈ اور ایسی کذب بیانی سے بچنا چاہیے۔ دین اسلام میں اس قسم کے امور سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

2۔ بلا تحقیق کسی ادارے یا کسی کتاب کے بارے میں گواہی دینا

عصر حاضر میں یہ گناہ اور جھوٹ بھی بہت زیادہ عام ہو چکا ہے۔ کہ ہم کسی شخص کے کہنے پر کسی ادارے یا کسی تصنیفی کام کے بارے میں اس کی سچائی اور اس کے حقانیت کی تصدیق کر دیتے ہیں۔ اس لئے بعض افراد اپنے کسی ادارے یا کسی کتاب کے بارے کسی بڑے کے خدمات میں حاضر ہو کر ان سے اس بات کا مطالبہ کر دیتے ہیں کہ میرے اس ادارے کے بارے میں آپ تصدیق نامہ لکھ کر دیں۔ تصدیق کرنے والا بلا تحقیق و تفتیش اپنے لیٹر پیڈ پر یہ لکھ دیتا ہے کہ "میں اِس ادارے کو جانتا ہوں، یہاں شاندار دینی تعلیم ہوتی ہے، اس کے ہاسٹل میں کافی تعداد میں رہائشی طلبہ بھی رہتے ہیں، نظم ونسق ماشاء اللہ کافی بہتر چل رہا ہے، آپ حضرات ادارے کی تعمیر و ترقی کے لیے تعاون فرمائیں" حالاں کہ تصدیق کرانے والوں میں بہت سے حضرات اعلیٰ درجے کے مکار اور فراڈی ہوتے ہیں، محض اپنی چالاکی اور چرب زبانی سے لوگوں سے اپنے فرضی اداروں کے لیے تصدیق نامے حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح کسی کتاب کو پڑھے بغیر کسی کے کہنے پر تقریظ لکھ دیتے ہیں جس میں اس کتاب کی اس انداز میں تعریف کر دیتے ہیں جس کا وہ مستحق نہیں ہوتا۔ تو یہ عمل بھی شرعی لحاظ سے درست نہیں اور ناجائز عمل ہے اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ بہتر یہی ہوتا ہے کہ پہلے تحقیق کی جائے یا کتاب کا مطالعہ کیا جائے پھر اس کے بارے میں نہ صرف اپنی رائے ذکر کی جائے بلکہ اس کے حق میں توصیفی کلمات بھی لکھ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

3۔ ریفرنس اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ بنوانا

معاشرے کے تعلیم یافتہ طبقے میں اس قسم کے سرٹیفکیٹ بنوانے کا رواج بہت ہی عام ہو چکا ہے۔ حالانکہ جھوٹا سرٹیفکٹ حاصل کرنا یا دوسروں کے لیے جاری کرنا "کذب و دغابازی" کے زمرے میں آنے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیوں کہ اِس طرح کے سرٹیفکٹ کو جاری کرنے والا کذب بیانی کرتے ہوئے اُس میں یہ لکھتا ہے کہ: مثلاً میں اِنھیں پانچ سال سے جانتا ہوں، اِنھیں پانچ سال کا تجربہ ہے، اِن کا اخلاق و کردار بہت اچھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں پر اگر غور کیا جائے تو سرٹیفکٹ جاری کرنا یا اس پر دستخط کرنا ایک قسم کی گواہی ہے، سرٹیفکٹ یا تصدیق نامہ جاری کرنے والا دراصل "گواہ" ہوتا ہے۔ کسی کے بارے میں گواہی اُس وقت تک نہیں دی جا سکتی جب تک اس کے بارے میں یقین سے معلوم نہ ہو۔ اور یہ ایسی معروف و مشہور بات ہے جسے ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے، لہٰذا بغیر علم کے کسی کے کیریکٹر و کردار کی گواہی دینا درست نہیں ہے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ عمل "گناہِ کبیرہ" ہے۔ کیوں کہ حدیثِ پاک میں "شہادۃ زُور" یعنی جھوٹی گواہی کو نہ صرف بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا ہے بلکہ رسول اللہ نے اِسے شرک کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: "كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَآئِرِ۔ ثَلَاثاً ۔اَلاِشْرَاکُ بِاللهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ ۔ وَ كَانَ رَسُوْ لُ اللهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ "۔[15]

4۔ ہنسی مذاق میں جھوٹ بولنا

آج کل اسلامی معاشروں میں تفریح اور مذاق کے طور پر جھوٹ بولنے کو برا نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہ کہہ کر بات ٹال دیتے ہیں کہ یار مذاق ہی تو کیا تھا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مذاق اور تفریح کے طور پر بھی کسی مسلمان کی زبان سے جھوٹ کے نکلنے کو سختی کے ساتھ ممنوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے: " وَيْلٌ لِلَّذِىْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ

فَيَكْذِبُ ، وَيْلٌ لَهُ ، وَيْلٌ لَهُ"۔[16] آپ ﷺ نے یہاں پر ہنسی مذاق کے طور پر جھوٹ بولنے والے شخص کے لئے تباہی اور بربادی کے ہونے کو بیان کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہمیں ہنسی مذاق اور اسی طرح سیر و تفریح سے منع کیا گیا ہے بلکہ دین اسلام میں خوش طبعی کے لئے صاف انداز میں مذاق کرنے کی اجازت بھی دی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی کئی مواقع پر خوش طبعی کے لئے مذاق کی باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ کئی ساری احادیث میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ چنانچہ شمائل ترمذی کی روایت ہے۔

"عن الحسن قال: اتت عجوز إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: يا رسول الله، ادع الله ان يدخلني الجنة، فقال: «يا ام فلان، إن الجنة لا تدخلها عجوز» قال: فولت تبكي فقال: «اخبروها انها لا تدخلها وهي عجوز» إن الله تعالى يقول: "إنا انشاناهن إنشاء فجعلناهن ابكارا عربا اترابا"۔[17] ایک بار رسول اللہ کی بارگاہ عالیہ میں ایک بوڑھی عورت حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے لئے اللہ سے یہ دعا کی کیجئے کہ اللہ مجھے جنت میں پہنچادے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے از راہ مذاق ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کوئی بھی بوڑھی خاتون جنت میں نہیں جائے گی۔ یہ الفاظ سنتے ہی وہ بڑھیا زار و قطار رونے لگی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے الفاظ کی وضاحت فرمائی کہ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی خاتون جنت میں اس حالت میں نہیں جائے گی کہ وہ بوڑھی ہو گی بلکہ وہ جوانی کی حالت میں جنت میں جائے گی۔

اس روایت میں آپ ﷺ نے بھی مذاق فرمایا لیکن آپ نے نہ تو کوئی جھوٹ بولا اور نہ ہی کوئی غلط بات کی بلکہ آپ کا انداز مذاق کا تھا باقی آپ نے وہی بات کی جو حق اور سچی ہے۔ اسی طرح ایک روایت ہے۔ جس کو امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے فرماتے ہیں:"عن انس بن مالك، ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إني حاملك على ولد الناقة، فقال: يا رسول الله، ما اصنع بولد الناقة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" وهل تلد الإبل إلا النوق"۔[18] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کی درخواست کی، آپ نے فرمایا" :میں تمہیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا"، اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :بھلا اونٹ کو اونٹنی کے سوا کوئی اور بھی جنتی ہے۔

خلاصۂ کلام

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ ہم زندگی کے ہر میدان اور ہر مقام پر اللہ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو سامنے رکھیں۔ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مبین میں اور اسی طرح رسول اللہ نے نہ صرف اپنے اقوال کے ذریعے سے بلکہ عملی طور پر بھی ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ ان تمام افعال اور امور سے منع فرمایا ہے جس سے انسانیت اور معاشرے کو نقصان اور ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تا ہو۔ ان امور سے میں سے ایک اہم کسی بھی مسلمان کے لئے حق کے خلاف بات کرنا اور جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرنا ایک بڑا جرم اور گناہ ہے۔ جس جھوٹی باتوں کو ہم معمولی سمجھتے ہیں دراصل یہی اعمال معاشرے اور انسانیت کی بربادی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ بہت سارے مقامات اور امور میں ہم اس فعل کو کوئی گناہ اور جرم تصور ہی نہیں کرتے تو پھر اس سے اجتناب کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر معاشرے سے جھوٹ اور دھوکہ بازی کا

خاتمہ ہو جائے تو ہر ذی حق کو اس کا حق مل جائے گا کوئی کسی کی حق بات کو چھپائے گا نہیں تو ہر شخص اپنی استعداد اور قابلیت کی بناء پر زندگی کے مراحل کو آسانی کے ساتھ طے کرے گا۔ اس لئے جھوٹے تصدیق نامے، جھوٹی سرٹیفیکیٹ اور سفارشیں کروانا اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنی ہے۔اسی طرح معاشروں میں بطور ہنسی مذاق کے جھوٹ بولنے کا جو رواج عام ہو گیا ہے اس کو بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے اور اس کو بھی گناہ سمجھتے ہوئے ترک کرنا چاہئے۔ اگر ہنسی مذاق کرنا بھی ہو تو وہ بھی دین اسلام کے دائرے میں رہ کر کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خوش طبعی اور ہنسی مذاق انسانی طبیعت کا لازمہ ہے، اس سے طبیعت میں بشاشت آجاتی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی اس سے موصوف تھے، مگر اس میں حق وصدق کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ بخلاف اس کے جو کوئی جھوٹ بول کر ہنسے ہنسائے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے

References

[1]Sunan abi Dawud, Imam Abu Dawud, Hadees no, 4992.
[2]Surah Zumur, Ayat, 03.
[3]Surah al-Haj, Ayat, 30.
[4]Surah al-Tawba, Ayat, 119.
[5]Surah al-Imran, Ayat, 61.
[6]Surah al-Noor, Ayat, 07.
[7]Sahih Bukhari, Imam Bukhari, Hadees, 33.
[8]Sunan al-Tirmizi, Imam Tirmizi, Hadees, 1979.
[9]Shuab al-Iman, Imam Beyhaqi, 456/6.
[10] Musnad-e Ahmad bin Hanbal, Hadees, no, 8553.
[11] Sunan abi Dawud, Imam Abu Dawud, Hadees no,4991.
[12] Musnad-e Ahmad bin Hanbal, Hadees, no,28019.
[13]Sunan abi Dawud, Imam Abu Dawud, Hadees no,4990.
[14] Sahih Muslim, Imam Muslim, Hadees, no, 2607.
[15]Sahih Muslim, Imam Muslim, Hadees, no, 269.
[16] Sunan abi Dawud, Imam Abu Dawud, Hadees no, 4990.
[17]Shamail al-Tirmiza, Hadees, no, 239.
[18]Sunan al-Timizi, Imam Tirmizi, Hadees no, 1991.